www.KitaboSunnat.com

علامہ علی محمد الضبـــاع *
مترجم: محمد مصطفیٰ راسخ **

جدید قواعدِ املاء کے مطابق کتابتِ مصحف کی ممانعت

زیر نظر مضمون مصر کے نامور محقق شیخ القراء علامہ علی محمد الضبّــاع رحمہ اللہ کے عربی مقالات کا اردو ترجمہ ہے، جوانہوں نے مختلف لوگوں کی طرف سے کیے گئے سوالات کے جواب میں رقم فرمائے۔اس مضمون میں ان کے دو مقالات کا اُردو ترجمہ پیش خدمت ہے، جسے ہم نے ڈاکٹر یاسر ابراہیم مزروعی حفظہ اللہ کی مرتب شدہ کتاب تنویر البصر فی جمع مقالات شیخ القراء بمصر سے منتخب کیا ہے۔ان دونوں مقالات میں سے پہلے مقالہ میں انہوں نے جدید قواعد املائیہ کے مطابق کتابتِ مصاحف کی ممانعت پر روشنی ڈالی ہے، جبکہ دوسرے مقالہ میں رسم عثمانی کے وجوب کے حوالے سے گفتگو کی ہے۔صاحب مضمون کے علم قراءات میں نمایاں مقام اور موضوع کی افادیت کے پیش نظر مجلس التحقیق الاسلامی، لاہور کے فاضل رکن قاری محمد مصطفیٰ راسخ نے ان قیمتی مقالہ جات کو اردو قالب میں ڈھال کر ہدیۂ قارئین کیا ہے۔(اِدارہ)

یہ بحث جامعہ ازہر کی فتاویٰ کمیٹی کی رائے ،اس موضوع پر مختلف جرائد میں مطبوع مضامین اور مختلف مشائخ کی طرف سے جامعہ ازہر کو بھیجی گئی علمی نصوص پر مشتمل ہے۔بعض معاصرین کا خیال ہے کہ رسم قرآن کے بارے میں امام مالک رحمہ اللہ کے فتوے سے معلوم ہوتا ہے کہ ’’قرآن مجید کو جدید قواعد املائیہ کے مطابق لکھنا جائز ہے۔‘‘

جبکہ حقیقت یہ ہے کہ امام مالک رحمہ اللہ کے فتوے سے قرآن مجید کو جدید قواعد املائیہ کے مطابق لکھنے کا جواز ثابت کرنے والے خطا پر ہیں۔انہوں نے ان کے فتوے کو سمجھنے میں غلطی کی ہے، کیونکہ قرآن کے ہجاء اور ضبط میں فرق ہے۔امام مالک رحمہ اللہ کا فتویٰ بھی دیگر علماء اُمت کی مانند ہی ہے کہ ھجاء القرآن کے رسم میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی اتباع کرنا واجب ہے اور جواز کے بارے میں جو چند فتاویٰ جات منقول ہیں وہ ھجاء القرآن کی بجائے ،ضبط [شکل اورنقطوں] کے بارے میں ہیں،اور ضبط کی شرعی حیثیت کے بارے میں اہل علم کے تین اَقوال ہیں:

① مطلقاً ممانعت: یہ جمہور کا قول ہے۔
② مطلقاً اباحت: یہ بعض کا قول ہے۔
③ کامل مصاحف میں ممانعت اور اجزاء میں اِباحت۔تاکہ بچوں کو تعلیم دینا آسان ہوجائے۔امام مالک رحمہ اللہ کی کلام کا بھی یہی مفہوم ہے اور اسی پر عمل ہے۔

* شیخ القراء والمقاری المصریۃ فی عصرہ فن قراءات کی عظیم نامور شخصیت
** فاضل کلیۃ القرآن الکریم جامعہ لاہور الاسلامیہ، رکن مجلس التحقیق الاسلامی، لاہور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

جامعہ ازہر کی فتویٰ کمیٹی کو چند لوگوں کی طرف سے ایک تجویز پیش کی گئی کہ قرآن مجید کو جدید قواعد اِملائیہ کے مطابق طبع کیا جائے تا کہ اس کو سیکھنے اور اس کی تلاوت کرنے میں آسانی ہو، کیونکہ اکثر مسلمان جدید قواعد املائیہ کے خلاف رسم کی وجہ سے رسم عثمانی کے مطابق مطبوع مصاحف سے تلاوت کرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ چنانچہ فتویٰ کمیٹی نے جواب دیتے ہوئے اپنے فتویٰ میں فرمایا:

فتویٰ:

کمیٹی کے نزدیک عصر حاضر میں رائج جدید قواعد اِملائیہ کی بجائے رسم عثمانی اور صحابہ رضی اللہ عنہم سے منقول ہجاء پر قرآن مجید کی کتابت کرنا واجب اور ضروری ہے، کیونکہ عہدِ نبوی میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اسی رسم پر لکھا گیا تھا۔ عہدِ نبوی گزر جانے کے باوجود قرآن مجید اپنے اسی رسم پر قائم رہا اور اس میں کوئی تغیر و تبدل نہ ہوا۔ امیر المؤمنین سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے بھی اسی رسم کے مطابق متعدد مصاحف لکھوائے اور مختلف شہروں کی طرف روانہ کر دیئے۔ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے اس کام کو پسند کیا اور کسی نے بھی مخالفت نہ کی۔ الغرض عہد صحابہ رضی اللہ عنہم، عہد تابعین، عہد تبع تابعین اور عہد ائمہ مجتہدین رحمہم اللہ میں قرآن مجید اسی رسم پر لکھا جاتا رہا اور ان تمام اسلاف میں سے کسی نے بھی اس کی مخالفت نہیں کی اور نہ ہی کسی نے اس رسم میں تبدیلی کو جائز قرار دیا۔ یہاں تک کہ بصرہ و کوفہ میں تدوین و تالیف کے میدان میں خوب ترقی ہوئی اور جدید قواعد اِملائیہ ایجاد ہوئے۔ مگر قرآن مجید کا رسم اس ترقی کے دور میں بھی قائم رہا اور ان قواعد جدیدہ سے متاثر نہ ہوا۔

اس امر میں کوئی شک نہیں ہے کہ ہر دور میں کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جو قرآن مجید پڑھتے ہیں مگر اسے حفظ نہیں کرتے اور وہ اپنے دور کے معروف قواعد کتابت کے علاوہ کچھ نہیں جانتے ہوتے۔ مگر ایسے لوگوں کا وجود، ائمہ کرام کو قرآن مجید کا رسم تبدیل کرنے پر ترغیب نہیں دے سکا اور ان کی جہالت کی رعایت کرتے ہوئے کسی بھی اہل علم نے اس رسم کو تبدیل کرنے کے جواز کا فتویٰ نہیں دیا۔

اس کے بعد کمیٹی نے اپنے فتوے کی تائید میں جلیل القدر ائمہ کرام، اہل علم اور مشائخ کے اَقوال نقل کئے ہیں جو کتابت قرآن مجید میں رسم عثمانی کی مخالفت کی حرمت پر دلالت کرتے ہیں۔

کیا اس کے بعد بھی کسی مومن کے لائق ہے کہ وہ اُمت کی بزرگی منہدم کرنے کی کوشش کرے، جسے اُمت کے بیٹوں نے تعمیر کیا ہے۔ بلکہ ہر مؤمن پر لازم ہے کہ وہ اس کی حفاظت کرے اور اس کی مضبوطی کا باعث بنے۔

اگر ہم ان تمام حدود و قیود سے آزاد ہو کر رسم قرآن کو بدل دیتے ہیں تو غلطی کے مرتکب ہوں گے۔ بعض لوگوں کی فطرت ہے کہ وہ ہر امر میں تیسیر و تسہیل چاہتے ہیں۔ جب ہم جانتے ہیں کہ تلقی کے بغیر قرآن مجید کی قراءت کرنا جائز نہیں ہے اور مدارس میں تلامذہ اپنے اساتذہ سے بذریعہ تلقی ہی قرآن سیکھتے ہیں' اور ہم نے تو کبھی نہیں دیکھا کہ رسم عثمانی ان تلامذہ کے حفظ قرآن میں کبھی رکاوٹ بنی ہو۔' لہٰذا لوگوں کو چاہئے کہ وہ بھی بذریعہ تلقی قرآن مجید سیکھیں اور ساتھ ساتھ اَساتذہ سے رسم کا علم بھی حاصل کریں۔

شیخ محمد علی بن خلف الحسینی رحمہ اللہ اپنے ایک مکتوب میں شیخ ازھر کو غیر رسم عثمانی پر کتابت مصاحف کی ممانعت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مصر کے مطبع خانے طباعت قرآن مجید کے سلسلے میں انتہائی کوتاہی کا ارتکاب کررہے ہیں۔ ردی کاغذ استعمال کیا جارہا ہے اور رسم عثمانی سے مخالف رسم پر کتابت کی جارہی ہے۔ حالانکہ رسم عثمانی کی اتباع کے وجوب پر تمام مسلمانوں کا اجماع ہے، کیونکہ قرآن مجید نبی کریم ﷺ پر نازل ہوا اور آپ کے حکم سے کاتبین وحی نے آپ کے سامنے سارا قرآن مجید لکھا۔ کاتبین وحی میں سے ایک سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے کہا:

«يا معاوية ألق الدواة ، وحرف القلم ، وانصب الباء ، وفرق السين ، ولا تعور الميم ، وحسن الله ، ومد الرحمن ، وجوّد الرحيم ، وضع قلمك على أذنك اليسرىٰ فأنه أذكر لك »

''دوات کھلی رکھو، قلم ترچھا پکڑو، باء کو کھڑا کرو، سین کو علیحدہ کرو، میم کو ٹیڑھا مت کرو، لفظ اللہ کو خوبصورت بناؤ، لفظ الرحمٰن کو لمبا کرو، لفظ الرحیم کو واضح کرو اور اپنی قلم اپنے بائیں کان پر رکھو، بے شک یہ زیادہ یاد دلانے والی ہے۔''

چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نبی کریم ﷺ کے حکم پر بغیر کمی وبیشی کے قرآن مجید کو لکھا۔ عہد نبوی میں قرآن مجید مختلف چیزوں پر لکھا ہوا موجود تھا، پھر سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مکمل قرآن مجید کو ایک جگہ ایک صحیفے میں جمع کردیا جو ان کی وفات تک ان کے پاس محفوظ رہا، پھر سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس محفوظ رہا۔ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد ان کی بیٹی اُم المؤمنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس محفوظ رہا۔ جب سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ مسند خلافت پر متمکن ہوئے تو انہوں نے سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے وہ صحیفہ منگوایا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت کو حکم دیا کہ وہ اس سے متعدد نسخے تیار کریں۔ جب یہ نسخے تیار ہوگئے تو بارہ ہزار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ان کی تصدیق کی اور ان پر اجماع کیا۔

امام جعبری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے تیارشدہ صحیفے سے یہ نسخے اس لیے تیار کروائے تھے تاکہ ان کے مصاحف، سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اصلی صحیفے کے مطابق ہوجائیں اور سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا تیارہ کردہ صحیفہ نبی کریم ﷺ کی تعلیمات کے مطابق اور مستند تھا۔ پھر سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے ہر طرف ایک ایک مصحف روانہ کردیا اور حکم دے دیا کہ ان مصاحف کے علاوہ تمام نسخوں کو جلا دیا جائے۔''

امام جعبری رحمہ اللہ، ابوعلی رحمہ اللہ سے نقل کرتے ہیں کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو مصحف مدنی پڑھانے کا حکم دیا اور مکی مصحف کے ساتھ سیدنا عبداللہ بن السائب رضی اللہ عنہ، شامی مصحف کے ساتھ سیدنا مغیرہ بن شہاب رضی اللہ عنہ، کوفی مصحف کے ساتھ سیدنا ابوعبدالرحمٰن السلمی رضی اللہ عنہ اور بصری مصحف کے ساتھ سیدنا عامر بن عبدقیس رضی اللہ عنہ کو بطور مقری بنا کر بھیجا۔ اس کے علاوہ انہوں نے ایک ایک مصحف بحرین اور یمن بھی بھیجا۔ مگر ہمیں ان دونوں مصاحف اور ان کے ساتھ بھیجے جانے والے قراء کے بارے میں کوئی خبر نہیں ملی۔ [انتھیٰ]

'المقنع' میں امام ابوعمرو دانی رحمہ اللہ کی سند سے سوید بن غفلۃ سے منقول ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میں والی بنایا جاتا تو مصاحف کے بارے میں، میں بھی وہی کرتا جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کیا ہے۔ اسی طرح مصعب بن سعد سے منقول ہے کہ جب سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے مصاحف کو تلف کیا تو لوگوں نے اس عمل کو پسند کیا اور ان پر کوئی عیب نہ لگایا۔

علامہ علی بن سلطان رحمہ اللہ 'العقیلۃ' کی اپنی شرح میں لکھتے ہیں کہ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے مسلمانوں کے تمام لشکروں کی طرف ایک ایک مصحف بھیج دیا اور انہیں حکم دیا کہ اس بھیجے گئے مصحف کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مخالف ہر مصحف کو جلا دیں۔

امام ابوعبداللہ الخراز رحمہ اللہ اپنی کتاب 'مورد الظمآن فی رسم القرآن' میں فرماتے ہیں:

فینبغی لأجل ذا أن نقتفی مرسوم ما أصله فی المصحف

ونقتدی بفعله وما رأی في جعله لمن یخط ملجأ

علامہ ابن عاشر رحمہ اللہ اس کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ہم سے مطلوب یہ ہے کہ ہم اپنی مرسوم قراءت میں اتباع کریں۔ جسے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے مصحف میں ہمارے لیے اصل بنا دیا ہے اور ہم کتابت مصاحف میں ان کی رسم اور رائے کی اقتداء کریں جس کو انہوں نے ہمارے لیے مرجع ومصدر بنا دیا ہے۔

اسی کی تائید میں مزید فرماتے ہیں:

فواجب علی ذوی الأذهان

أن یتبعوا المرسوم في القرآن

اہل عقل پر واجب ہے کہ وہ کتابت قرآن میں رسم (عثمانی) کی اتباع کریں۔ علامہ ابن عاشر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسم عثمانی کی اتباع کا وجوب اس لیے ہے، کیونکہ اس پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اجماع ہے۔ جن کی تعداد بارہ ہزار سے زائد تھی اور اِجماع حجت ہے۔

ابو محمد مکی رحمہ اللہ 'الإبانة' میں فرماتے ہیں کہ وہ قراءات جو مصحف کے خط کے مخالف ہیں، اُن پر عمل کرنا ساقط ہو چکا ہے۔ گویا کہ وہ بالا جماع منسوخ ہیں۔

ابوعبداللہ الخراز رحمہ اللہ 'مورد الظمآن' میں فرماتے ہیں:

ومالك حض علی الاتباع

لفعلهم وترك الابتداع

- امام مالک رحمہ اللہ نے ان (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) کے عمل کی اتباع کرنے، اورنئی ایجاد کو ترک کرنے کی ترغیب دی ہے۔
- علامہ ابن عاشر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ناظم نے یہاں امام مالک رحمہ اللہ کے فتوے کی طرف اشارہ کیا ہے۔
- اشہب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام مالک رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ اگر کوئی شخص مصحف لکھنا چاہے تو کیا وہ جدید قواعد اِملائیہ کے مطابق لکھ سکتا ہے؟ تو امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا: میں اسے جائز نہیں سمجھتا، بلکہ اسے پہلے رسم پر ہی لکھنا چاہیے۔ 'المقنع' میں یہ الفاظ بھی موجود ہیں کہ علماء اُمت میں سے کوئی بھی ان کا مخالف نہیں ہے۔ [انتھیٰ]
- امام جعبری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ائمہ اربعہ کا یہی مذہب ہے۔ صاحب مورد الظمآن نے امام مالک رحمہ اللہ کو اس لیے خاص کیا ہے، کیونکہ وہ صاحب فتویٰ ہیں۔ پہلے رسم سے مراد رسم عثمانی ہے۔

امام شاطبی رحمہ اللہ 'العقیلة' میں فرماتے ہیں:

وقال مالك القرآن یکتب بالکتاب

الأول لا مستحدثا سطراً

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- امام مالک ؒ فرماتے ہیں: قرآن مجید پہلی کتابت (رسم عثمانی) پر ہی لکھا جائے گا۔ جدید قواعد املائیہ کے مطابق ایک سطر بھی نہیں لکھی جائے گی۔
- علامہ سخاوی ؒ فرماتے ہیں کہ امام مالک ؒ کا مذہب ہی برحق ہے، کیونکہ اس میں پہلی حالت (رسم عثمانی) کی بقاء ہے جس میں بعد والے طبقہ نے پہلے طبقہ سے سیکھا تھا، کیونکہ اس کی مخالفت کرنے سے، لوگ پہلی حالت کی کیفیت سے جاہل ہو جائیں گے۔
- امام ابوعمرو الدانی ؒ فرماتے ہیں کہ علماء اُمت میں سے کسی نے بھی امام مالک ؒ کے اس مذہب کی مخالفت نہیں کی۔
- امام دانی ؒ ایک دوسری جگہ فرماتے ہیں کہ امام مالک ؒ سے سوال کیا گیا کہ کیا قرآن مجید میں لکھے ہوئے 'واؤ' اور 'الف' وغیرہ کے رسم کو بدلا جاسکتا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: نہیں۔

امام ابوعمرو دانی ؒ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد وہ 'واؤ' اور 'الف' ہیں جو رسم میں مکتوب ہوتے ہیں مگر تلفظ میں پڑھے نہیں جاتے۔ جیسے أولُوا

- امام احمد بن حنبل ؒ فرماتے ہیں کہ واؤ، یاء اور الف وغیرہ کی کتابت میں رسم عثمانی کی مخالفت کرنا حرام ہے۔
- امام بیہقی ؒ 'شعب الإیمان' میں فرماتے ہیں کہ جو شخص مصحف لکھنا چاہتا ہو اسے چاہئے کہ وہ مصاحفِ عثمانیہ کے رسم کی محافظت کرے اور اس کی مخالفت نہ کرے اور نہ ہی اس کے رسم میں کسی قسم کی کوئی تبدیلی کرے، کیونکہ صحابہ کرام ؓ ہم سے زیادہ علم رکھنے والے، دل وزبان کے سچے اور امانت دار تھے۔ ہمیں بڑا عالم ہونے کے زعم میں مبتلا نہیں ہونا چاہئے۔ جیسا کہ جلال الدین سیوطی ؒ 'الإتقان' میں فرماتے ہیں:

رسم عثمانی کی اِتباع کے فوائد

نیز یاد رہے کہ رسم عثمانی کے مطابق کتابتِ مصاحف کے متعدد فوائد ہیں۔ جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:

- شکل اور حروف میں اصل پر دلالت جیسے اصل کے اعتبار سے حرکات کو حروف کی شکل پر لکھنا مثلاً "وإيتآئ ذی القربی، سأوریکم، ولأوضعوا" یا الف کے بدلے میں واؤ لکھنا مثلاً "الصّلوٰة، الزّکوٰة"
- بعض فصیح لغات پر دلالت: جیسے ھاء تانیث کو قبیلہ طیٔ کی لغت میں تاء مجرورہ سے لکھنا یا قبیلہ ہذیل کی لغت میں بغیر جازم کے فعل مضارع کی یاء کو حذف کر دینا مثلاً "یوم یأت لا تکلم نفس"
- بعض کلمات میں وصل اور قطع کی صورت میں مختلف معانی کے فوائد کا حصول۔ جیسے "أم من یکون علیهم وکیلا" اور "أمن یمشی سویا" اگر یہاں 'أم' کو 'من' سے قطع کر کے لکھا جائے تو یہ 'بل' کے معنی میں ہوتا ہے۔
- ایک ہی رسم میں لکھے ہوئے لفظ سے مختلف قراءات نکالنا۔

جیسے "وما یخدعون إلا أنفسهم" اگر یخدعون کو یخادعون لکھا جاتا تو یخدعون کی قراءت ساقط ہو جاتی۔

اسی طرح "وتمت کلمت ربك صدقا وعدلا" میں کَلِمَتُ کو کَلِمَات لکھا جاتا تو کَلِمَت کی قراءت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ساقط ہوجاتی۔

- تمام محافظ علوم کی عظمت شان کو سامنے رکھتے ہوئے تلاوت کا حق ادا کرنے کی راہنمائی کرنا۔
- عامۃ الناس کا اپنے اسلاف اور کتابت کی ابتدائی کیفیت سے واقف ہونا اور جہالت کا خاتمہ ہونا۔

رسم عثمانی کی مخالفت کے نقصانات

① رسم عثمانی کی مخالفت سے قرآن مجید کے ضیاع کا اندیشہ ہے، جو دین کی اَساس اور اصل ہے۔
② بعض فصیح لغات عرب کے ضیاع کا خطرہ ہے، کیونکہ رسم عثمانی ان فصیح لغات پر دلالت کرتا ہے۔
③ قرآن مجید کے رسم توقیفی میں تبدیلی کرنے سے کتاب اللہ میں تحریف کا دروازہ کھل جائے گا۔
④ اس کی مخالفت کرنے سے متعدد علوم قرآنیہ کی عمارت ہی منہدم ہوجائے گی۔ جن کی اساس رسم عثمانی پر قائم ہے۔

مذکورہ نصوصِ صحیحہ سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ سمیت تقریباً ساری اُمت کا رسم عثمانی کی اتباع کرنے پر اجماع ہے اوراس سے عدول ناجائز ہے، کیونکہ اجماع کی مخالفت بوجہ عام ناجائز ہے۔

کتابتِ مصحف میں اتباعِ رسم عثمانی کا وجوب

سوال: قرآن مجید کی کتابت کے لئے رسم عثمانی کی اتباع کے واجب ہونے کی کوئی معقول دلیل ہماری سمجھ میں نہیں آتی۔ کیا مصاحف کا رسم توقیفی ہے؟ بایں طور پر کہ نبی کریم ﷺ نے خود کاتبین وحی کو حکم دیا ہوکہ وہ اس آیت ﴿وَمَا دُعَاءُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ﴾ [الرعد:۱۴] میں کلمہ دعاء کو 'دعؤا' واؤ پر ہمزہ اوراس کے بعد الف کے ساتھ لکھیں۔ جب کہ باقی قرآن مجید میں کلمہ، دعاء کواسی طرح ہی لکھا جائے اور جاؤ ، فاؤ کوواؤ جمع کے بعد بغیر الف کے لکھا جائے وغیرہ وغیرہ۔

اگر حکم یہی ہے تو اس کی دلیل کیا ہے؟ کیونکہ اس انداز سے کتابت کروانے کا تقاضا یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ حروف کو پہچانتے تھے، حالانکہ وہ تو اُمی تھے، نہ پڑھ سکتے تھے نہ لکھ سکتے تھے۔ نیز اس کو رسم عثمانی کی بجائے رسم توقیفی کہا جانا چاہئے؟ پھر اگر یہ رسم توقیفی ہے تو حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا کاتبین مصاحف کو یہ کہنے « إذا اختلفتم في شيء فاكتبوه بلسان قريش......الخ» ''جب تم کسی شے میں اختلاف کروتو اسے قریش کی لغت میں لکھو۔'' کا کیا مطلب ہے اور جب کاتبین مصاحف نے کلمہ 'التابوت' کی کتابت میں اختلاف کیا، کہ اس کو تاء کے ساتھ لکھا جائے یا ہاء کے ساتھ، بالآخر انہوں نے قریش کی لغت کے مطابق تاء کے ساتھ لکھ دیا۔

جواب:

حقیقت یہی ہے کہ جو چیز لکھی جائے وہ بغیر کسی کمی وبیشی اور تغیر وتبدل کے منطوق بہ کے ساتھ مکمل موافق ہوتی ہے ، جب کہ مصاحف عثمانیہ میں عظیم مقاصد کے تحت، جن سے روگردانی محال ہے، بہت سارے حروف میں اس حقیقت کی مخالفت کی گئی ہے۔ اہل علم نے اس صورتِ حال کو دیکھتے ہوئے ان حروف کوشمار کرنے اور ان کے قواعد وضوابط مقرر کرنے کا ارادہ کیا۔ جس کوانہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے حکم پر لکھے گئے مصاحف کی طرف نسبت کرتے ہوئے 'علم الرّسم العثماني' کا نام دیا۔ اگروہ اس کا نام 'علم الرسم التوقيفي' بھی رکھ دیتے تو بھی کوئی

مضائقہ نہیں تھا۔

رسم قرآنی کی توقیفیت

جمہور اہل علم کے نزدیک قرآن مجید کا رسم توقیفی ہے، اور کتابت قرآن مجید میں اس کی مخالفت کرنا جائز نہیں ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس کاتبین وحی موجود تھے جنہوں نے آپ ﷺ کی موجودگی میں اس رسم میں قرآن مجید کو لکھا اور آپ ﷺ نے اس کتابت کو قائم رکھا۔ آپ کا زمانہ گذر جانے کے باوجود قرآن مجید بغیر کسی تغیر و تبدل کے اپنی اسی کتابت پر موجود ہے۔

نبی کریم ﷺ سے منقول ہے کہ وہ کاتبین وحی کو حروف وکلمات کے رسم کے بارے میں بھی راہنمائی فراہم کیا کرتے تھے۔ جیسا کہ ایک موقع پر آپ ﷺ نے کاتب وحی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو فرمایا:

« ألق الدواة، وحرف القلم، وانصب الباء، وفرق السين، ولا تعور الميم، وحسن الله، ومد الرحمن، وجود الرحيم، وضع قلمك على أذنك اليسرىٰ فإنه أذكر لك»

''دوات کھلی رکھو، قلم ترچھا پکڑو، باء کو کھڑا کرو، سین کو علیحدہ کرو، میم کو ٹیڑھا مت کرو، لفظ اللہ کو خوبصورت بناؤ، لفظ الرحمٰن کو لمبا کرو، لفظ الرحیم کو واضح کرو اور اپنی قلم اپنے بائیں کان پر رکھو، بے شک یہ زیادہ یاد دلانے والی ہے۔''

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس وحی لکھا کرتا تھا اور آپ ﷺ مجھے املاء کروایا کرتے تھے، جب میں وحی لکھنے سے فارغ ہو جاتا تو آپ ﷺ فرماتے، اس کو پڑھو، پس میں پڑھتا، اس میں اگر کوئی نقص ہوتا تو آپ ﷺ درست کروا دیتے تھے۔ پھر سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اسی رسم پر صحف میں لکھوایا۔ پھر انہی کے نقش قدم پر چلتے ہوئے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے زمانہ خلافت میں اسی رسم پر مصاحف لکھوائے۔ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے اس عمل کو قائم رکھا اور کسی نے بھی مخالفت نہ کی۔ حتیٰ کہ تابعین وتبع تابعین رحمہم اللہ کا زمانہ آپہنچا اور کسی سے بھی یہ منقول نہیں ہے کہ اس نے قرآن کے رسم کو رسم عثمانی سے کسی دوسرے رسم کی طرف بدلنے کا نظریہ رکھا ہو، بلکہ یہی رسم عثمانی کتابت مصاحف میں قابل احترام واطاعت باقی رہا۔

اور یہ امر بڑا واضح ہے کہ ہر وہ عمل جس کا نبی کریم ﷺ نے حکم دیا ہو یا جس کو آپ نے باقی رکھا ہو، اس عمل میں آپ کی پیروی کرنا واجب اور ضروری ہے۔ اِرشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ﴾ [آل عمران:۳۱]

(اے پیغمبر!) کہہ دے (ان مشرکوں یا یہود یا نصاریٰ یا مسلمانوں سے) اگر تمہیں اللہ سے محبت ہے تو میری راہ پر چلو، اللہ بھی تم سے محبت رکھے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔''

اسی طرح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم خصوصاً خلفائے راشدین کی سنت پر عمل کرنا بھی واجب ہے۔ حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: « فإنه من يعيش منكم فسيرى اختلافا كثيرا فعليكم بسنتي وسنة الخلفاء الراشدين من بعدى، عضوا عليها بالنواجذ » [سنن ترمذی:۲۸۹۱]

''تم میں سے جو شخص میرے بعد زندہ رہے گا، عنقریب وہ بہت زیادہ اختلافات دیکھے گا پس (اس صورتِ حال میں) میری سنت اور خلفائے راشدین کی سنت کو لازم پکڑے رکھنا اس کو مضبوطی سے تھام لینا۔''

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس رسم پر پوری اُمت کا اجماع ہے کسی سے مخالفت منقول نہیں ہے۔

'المقنع' میں اشہب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام مالک رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ اگر کوئی شخص مصحف لکھنا چاہتا ہوتو کیا وہ آج کے نئے ایجاد شدہ رسم الخط میں لکھ سکتا ہے ؟ تو انہوں نے فرمایا: نہیں! بلکہ اس کو پہلے رسم الخط [رسم عثمانی] پر ہی لکھنا چاہئے۔

- امام دانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علماء اُمت میں سے کسی نے بھی امام مالک رحمہ اللہ کے اس قول کی مخالفت نہیں کی۔
- ملاعلی قاری رحمہ اللہ کی کتاب 'شرح العقیلة' میں امام مالک رحمہ اللہ کے اس قول کو نقل کرنے کے بعد مذکور ہے کہ امام مالک رحمہ اللہ نے جو کہا ہے وہی حق ہے، کیونکہ اس میں پہلی حالت (رسم عثمانی) کی بقاء اور حفاظت ہے جس کو بعد والے طبقات نے پہلے طبقات سے سیکھا ہے۔
- اِمام احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ الف، واؤ اور یاء وغیرہ کی کتابت میں رسم عثمانی کی مخالفت کرنا حرام ہے۔
- اِمام بیہقی رحمہ اللہ شعب الایمان میں فرماتے ہیں کہ جو شخص مصحف لکھنا چاہتا ہو، اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ رسم عثمانی کی حفاظت کرے اور اسی کے مطابق لکھے، نہ اس کی مخالفت کرے اور نہ ہی اس میں کوئی ردو بدل کرے، کیونکہ وہ لوگ ہم سے زیادہ عالم، دل وزبان کے سچے اور امانت دار تھے۔ ہمیں ان سے زیادہ بڑا عالم ہونے کی غلط فہمی میں مبتلا نہیں ہونا چاہئے۔
- امام جعبری رحمہ اللہ وغیرہ نے ائمہ اربعہ سے رسم عثمانی کے واجب الاتباع ہونے پر اجماع نقل کیا ہے۔
- استاد عبدالرحمٰن بن القاضی المغربی رحمہ اللہ مذکورہ آثار نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ رسم عثمانی کے علاوہ کسی اور رسم میں قرآن مجید لکھنا جائز نہیں ہے اور رسم عثمانی کے عامة الناس کو سمجھ نہ آنے کی اس علت کو توجہ نہیں دی جائے گی کہ لوگ رسم عثمانی کو درست طریقہ سے پڑھ نہیں سکتے۔ یہ کوئی قابل قبول علت نہیں ہے، کیونکہ اُمت کے ہر فرد پر واجب ہے کہ وہ قرآن مجید کو رسم عثمانی کے مطابق سیکھے اور پڑھے اور کسی شخص کا رسم عثمانی کے خلاف لکھنا مردود ہے کیونکہ رسم عثمانی کے موافق واجب الاتباع ہونے پر امت کا اجماع ہو چکا ہے۔
- صاحب فتح الرحمن مذکورہ آثار ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ رسم عثمانی میں جہاں الف ہے وہاں الف لکھنا، جہاں کلمہ متصل ہے وہاں متصل لکھنا اور جہاں منفصل ہے وہاں منفصل لکھنا واجب ہے۔ اسی طرح جہاں تاء ہے وہاں تاء اور جہاں ھاء ہے وہاں ھاء سے لکھنا واجب ہے اور جو اس رسم کی مخالفت کرے گا وہ گناہگار ہے۔
- ابن الحاج کی 'المدخل' میں ہے کہ مصحف لکھنے والے پر زور دیا جائے کہ وہ عصر حاضر کے جدید رسوم کو چھوڑ کر اس رسم الخط کو اختیار کرے جس پر امت کا اجماع ہے اور جس پر حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے لکھوایا تھا۔
- شرح الطحاوی میں ہے کہ جو شخص قرآن مجید لکھنا چاہتا ہے اس کو چاہئے کہ وہ کلماتِ قرآنیہ کو مصحف عثمانی کی ترتیب پر منظم کرے، کیونکہ اس پر امت کا اجماع ہے۔
- قاضی عیاض رحمہ اللہ کی کتاب الشفاء میں ہے کہ مسلمانوں کا اس بات پر اجماع ہے کہ جو کچھ دوگتوں کے درمیان ''الحمد لله رب العالمین سے شروع ہوکر من الجنة والناس تک'' ہے وہ قرآن ہے، اللہ کی کلام اور وحی ہے جو نبی کریم ﷺ پر نازل کی گئی ہے اس میں جو کچھ موجود ہے وہ سب برحق ہے۔ جو شخص جان بوجھ کر اس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

میں کوئی حرف کم کردے یا بدل ڈالے یا کسی حرف کو زیادہ کردے جو مجمع علیہ قرآن میں موجود نہیں، ایسا سب کچھ کرنے والا شخص کافر ہے۔

ان کی تائید ان کے شارحین نے بھی کی ہے جن میں سے امام ملا علی قاری رحمہ اللہ اور الشہاب الخضابی رحمہ اللہ قابل ذکر ہیں۔ دونوں کہتے ہیں کہ قرآن میں زیادتی کفر ہے خواہ وہ زیادتی حرفاً ہو، کتابۃً ہو یا قراءۃً ہو۔

نظام الدین نیسا پوری رحمہ اللہ کی تفسیر میں علماء کی ایک جماعت سے منقول ہے کہ قراء، علماء اور کاتبوں پر واجب ہے کہ وہ اسی رسم کی پیروی کریں، کیونکہ یہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا رسم ہے، جو امین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کاتب وحی تھے۔

- امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ قرآن اس رسم پر لکھا گیا ہے جس پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنتے تھے۔
- حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ اگر میں والی بنا تو مصاحف میں وہی کروں گا جو حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے کیا ہے۔

صاحب الابریز رحمہ اللہ نے اپنے شیخ عبدالعزیز الدباغ رحمہ اللہ سے ذکر کیا ہے کہ قرآن کا رسم اسرار مشاہدہ اور کمال رفعت میں سے ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان اقدس سے صادر ہوا ہے۔ جس میں صحابہ کرام وغیرہ کا کوئی دخل نہیں ہے۔ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے توقیفی ہے جس کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم حکم دیتے تھے کہ ان کلمات کو معروف ہیئت پر الف کی زیادتی یا کمی وغیرہ کے ساتھ لکھا جائے۔ رسم قرآن بھی ایک راز ہے جس تک توفیق الٰہی کے بغیر عقول رسائی حاصل نہیں کرسکتیں۔ جس طرح نظم قرآن معجزہ ہے اسی طرح قرآن کا رسم بھی ایک معجزہ الٰہی ہے۔

رسم قرآن کے توقیفی ہونے کے دلائل میں سے ایک دلیل یہ قرآنی آیت بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿إِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّكۡرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوۡنَ﴾ [الحجر:۹]

اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے واضح کردیا ہے کہ اس نے کتابت قرآن کی حفاظت کی ذمہ داری بھی اٹھائی ہے۔ لفظ "رحمت، نعمت" جیسے کلمات میں وقفاً تاء کے ساتھ اور "وسوف يؤت" میں بغیر جازم کے یاء کے حذف اور تاء کے سکون کے ساتھ اور "يدع الانسان، ويمح، سندع" میں حذف واؤ کے ساتھ تواتر سے ثابت ہے۔

اگر رسم عثمانی توقیفی نہ ہوتا تو اللہ تعالیٰ کی یہ خبر ﴿إِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّكۡرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوۡنَ﴾ [الحجر:۹] جھوٹی ہوجاتی جو کہ محال ہے۔ یعنی اگر رسم عثمانی غیر توقیفی ہوتا جس کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اپنی وسعت علمی کے مطابق لکھا ہے جیسا کہ بعض کا خیال ہے تو اس سے لازم آتا ہے کہ لفظ "رحمت، نعمت" ھاء کے ساتھ وسوف يؤت، یاء کے ساتھ اور ويدع وغیرہ واؤ کے ساتھ نازل کئے گئے تھے جن کو صحابہ رضی اللہ عنہم نے خط سے عدم واقفیت اور جہالت سے تاء کے ساتھ، حذف یاء اور حذف واؤ سے لکھ دیا اور چودہ سو سال گزر جانے کے باوجود امت ان کی اس غلطی کی پیروی کرتی چلی آئی ہے یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے لے کر آج تک پوری اُمت قرآنی حروف کو بدلنے اور حذف وزیادتی کے جرم کی مرتکب ہوتی رہی ہے۔

اور اللہ تعالیٰ کی یہ خبر ﴿إِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّكۡرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوۡنَ﴾ [الحجر:۹] جھوٹی ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ کی خبر کا جھوٹا ہونا محال اور باطل ہے۔ لہٰذا اس خبر نے اس اعتراض کو باطل کردیا جو رسم عثمانی کے عدم توقیفی ہونے پر کیا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

گیا۔ جب اس خبر نے عدم توقیفی کے نظریہ کو باطل کردیا تو اس کی ضد توقیف نبوی ہونا ثابت ہوگیا یعنی رسم عثمانی توقیفی ہے اور اس میں تبدیلی کرنا حرام ہے۔

بعض ایسے آثار منقول ہیں، جن سے محسوس ہوتا ہے کہ نبی کریم ﷺ حروف کو پہچانتے تھے اور علماء کی ایک جماعت کا یہی میلان ہے جن میں سے ابومحمد الشیبانی، ابوذرالھروی، ابوالولیدالباجی اور ابو الفتح النیسابوری رحمہ اللہ قابل ذکر ہیں۔ انہوں نے درج ذیل دلائل سے استدلال کیا ہے۔

* ابن ابی الشیبہ رحمہ اللہ وغیرہ سے مروی ہے: « ما مات رسول الله حتى كتب و قرأ » کہ نبی کریم ﷺ وفات سے پہلے لکھنا اور پڑھنا جانتے تھے۔''
* ابن ماجہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نبی کریم ﷺ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: «رأيت ليلة أسري بي مكتوبا على باب الجنة : الصدقة بعشر أمثالها ، والقرض ثمانية عشر »''میں نے معراج کی رات جنت کے دروازے پر یہ لکھا ہوا دیکھا کہ صدقہ کا ثواب دس گنا اور قرض کا ثواب اٹھارہ گنا ملتا ہے۔'' اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ پڑھنا جانتے تھے۔
* ابن اسحاق رحمہ اللہ کی روایت میں قصہ حدیبیہ والی حدیث میں مذکور ہے کہ « فأخذ رسول الله الكتاب فكتب : هذا ما قضى عليه محمد بن عبدالله » ''نبی کریم ﷺ نے ورق لیا اور اس پر لکھا کہ یہ وہ معاہدہ ہے جس پر محمد بن عبداللہ نے فیصلہ کیا ہے۔'' دوسری روایت میں ہے: «وليس يحسن أن يكتب فكتب» ''آپ کی کتابت خوبصورت نہیں تھی، پس آپ نے لکھا'' تیسری روایت میں: « فكتب بيده » کی زیادتی ہے کہ آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے لکھا۔ اس حدیث کو امام بخاری نے اپنی صحیح میں، طبری رحمہ اللہ اور خازن رحمہ اللہ نے اپنی تفسیر میں اور یمنی رحمہ اللہ نے اپنی شرح میں نقل کیا ہے۔
* امام جعفر صادق رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا: «كان عليه السلام يقرأ من الكتاب و إن كان لا يكتب» ''نبی کریم ﷺ کتاب پڑھ لیا کرتے تھے اگرچہ لکھ نہیں سکتے تھے۔'' اس اثر کو ابو البقاء رحمہ اللہ نے الکلیات میں اور ابوالمکارم رحمہ اللہ نے المدحۃ الکبریٰ میں ذکر کیا ہے۔
* ابوبکر النقاش رحمہ اللہ نے ابوکبشۃ السلولی رحمہ اللہ کی سند سے نقل کیا ہے کہ « إنه قرأ صحيفة لعيينة بن حصن وأخبر بمعناها» نبی کریم ﷺ نے حضرت عینیہ بن حصن رضی اللہ عنہ کا صحیفہ پڑھا اور اس کا معنی بتایا۔ اس حدیث کو ابوحیان رحمہ اللہ نے اپنی بحر میں نقل کیا ہے اور انہوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ کی کتابت کی دوصورتیں ہوسکتی ہیں۔

① ایک صورت تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قلم کو ان کے ہاتھ میں جاری کردیا ہو اور قلم نے آپ ﷺ کے قصد کے بغیر ہی لکھ دیا ہو۔

② دوسری صورت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اس وقت کتابت سکھا دی ہو جس طرح قراءت سکھا دی تھی حالانکہ وہ پڑھنا نہیں جانتے تھے اور یہ آپ کے کمال معجزہ کی علامت ہے۔

* قاضی عیاض رحمہ اللہ فرماتے ہیں: آپ ﷺ سے کتابت کے ثبوت کی روایات اگرچہ صحیح نہیں ہیں لیکن یہ بھی کوئی بعید بات نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو کتابت اور قراءت دونوں کا علم عطا کردیا ہو اور ایسے آثار موجود

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ہیں جن سے محسوس ہوتا ہے کہ آپ ﷺ حروف کے خط اور حسن تصویر کو پہچانتے تھے۔

* بخاری کی بعض روایات میں منقول ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی وفات سے چار دن پہلے' اور یہ جمعرات کا دن تھا' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو فرمایا: «ایتونی بکتف أکتب لکم کتابا لا تضلوا من بعدي» ''میرے پاس شانہ لاؤ میں تمہیں کچھ لکھ دوں تا کہ تم میرے بعد گمراہ نہ ہوسکو۔''

قرآن مجید کی اس آیت مبارکہ ﴿ وَمَا كُنتَ تَتْلُوا۟ مِن قَبْلِهِۦ مِن كِتَٰبٍ ﴾[العنکبوت:۴۸] کا انہوں نے یہ جواب دیا ہے کہ یہ آپ ﷺ کی تعلیم سے پہلے کی نازل کردہ ہے اور اس میں بھی آپ ﷺ کا معجزہ کارفرما ہے کہ پہلے آپ اُمی تھے پھر ایسے عظیم الشان علوم لے کر آئے جن کا ایک اُمی سے صدور محال ہے۔ آپ کا اُمی ہونے کے باوجود ایسے علوم لانا بھی کمال معجزہ کی دلیل ہے۔

جمہور علماء کا خیال ہے کہ نبی کریم ﷺ لغوی معنی میں اُمی تھے، یعنی نہ لکھ سکتے تھے اور نہ ہی لکھا ہوا پڑھ سکتے تھے۔ انہوں نے قرآنی آیت ﴿ وَمَا كُنتَ تَتْلُوا۟ مِن قَبْلِهِۦ مِن كِتَٰبٍ ﴾[العنکبوت:۴۸] اور حدیث رسول ﷺ « نحن أمة أمیة لا نکتب و لا نحسب » ہم اُمی امت ہیں نہ لکھ سکتے اور نہ گن سکتے ہیں، سے استدلال کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ آپ ﷺ کا کتابت وقراءت کو جاننا آپ ﷺ کے اُمی ہونے کے معجزہ کو باطل کر دیتا ہے کہ وہ نبی اُمی ہوں گے اور معجزات میں ایک معجزے کا دوسرے معجزہ کو ختم کر دینا محال ہے اور حدیث میں « فکتب » کے الفاظ سے مراد «أمر بالکتب» ہے کہ آپ نے لکھنے کا حکم دیا۔

الابی اور السنوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ قاضی عیاض رحمہ اللہ نے حق بات کہی ہے کہ آپ ﷺ نے نہیں لکھا، لیکن اگر کوئی شخص اس کا قائل ہے تو اس سے کفر یا فسق لازم نہیں آتا بلکہ یہ ایک غلطی ہے۔

المواھب میں منقول ہے کہ صحیح ترین بات یہی ہے کہ آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے نہیں لکھا، کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو ضرور تواتر کے ساتھ ہم تک پہنچتا۔

بعض نے فریقین کے دلائل میں تطبیق دے کر حیران کن کام کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنی زندگی کے ابتدائی ایام میں امی تھے اور آخر حیات میں کتابت وقراءۃ کو جانتے تھے۔ واللہ أعلم

رسم عثمانی کے بارے میں بعض مؤرخین نے ذکر کیا ہے کہ یہ صحابہ کرام کی طرف سے اصلاح کی گئی تھی جس کی مخالفت کرنا جائز ہے۔ اسی طرح شیخ الاسلام عز بن عبد السلام رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ پہلی رسم پر آج مصحف کی کتابت جائز نہیں ہے۔ بعض متاخرین نے ذکر کیا ہے کہ رسم عثمانی کی اتباع فقط پہلے زمانے میں ضروری تھی اب نہیں ہے۔

مذکورہ تمام اقوال وآثار نا قابل توجہ اور نا قابل قبول ہیں، کیونکہ اس سے رسم کو بالتدریج ترک کرنا لازم آتا ہے اور ایک ایسی چیز جس کو سلف ثابت کر چکے ہیں جاہلوں کی جہالت کی رعایت کرتے ہوئے اس کو چھوڑنا جائز نہیں ہے۔ خصوصاً جبکہ وہ قراءت کے بنیادی ارکان میں سے ہو۔ علاوہ ازیں اس سے قراءتِ قرآنیہ اور علوم الاداء کے ضیاع کا خطرہ ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ